خطبہ عید الفطر

بعنوان

ہماری عید کیسی ہونی چاہیے؟

سلسلة منبر الحکمة

146

بتاریخ: 5 جون 2019

بمطابق: یکم شوال ١٤٤٠ھ

بہ اہتمام

الحکمة انٹرنیشنل

5D1 ٹاؤن شپ، مادرِ ملت روڈ، نزد پائپ سٹاپ، لاہور

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُولِهِ الْکَرِیمِ، أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ، بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیمِ:

ہمارے لیے یہ بڑا خوشی کا موقع ہے کہ ہم ربِ کریم کی رحمتوں سے بھرا مہینہ رمضان المبارک گزارنے کے بعد اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کے لیے یہاں جمع ہوئے بیٹھے ہیں۔ بلاشبہ یہ توفیقِ الٰہی سے ہی ممکن ہو پایا ہے کہ ہم نے اس ماہِ مبارک میں ٹوٹی پھوٹی عبادات کیں اور بے ڈھنگے انداز میں اپنے پروردگار کو منانے کی کوشش کی۔

یہ کسی انعام اور احسان سے کم تر ہے کہ اس نے ہمیں اس ماہِ مبارک تک زندگی اور مہلت دِیے رکھی؟ اور پھر سخت گرمی کے موسم میں ہمیں ہمت بخشی کہ اس کی رضا کے حصول کے لیے سورج کی حدت اور پیاس کی شدت برداشت کر سکیں۔ ہم نے اپنے تئیں کوشش تو کی کہ اللہ کی رحمت اور مغفرت کا حصول یقینی بنا سکیں لیکن پھر بھی عملی کوتاہیوں کے سبب ایسا کما حقہ، ممکن نہیں ہو سکا...... مگر اس کے باوجود...... ہمیں اپنے ربِ رحمان سے یقین کی حد تک اُمید ہے کہ وہ ہماری ان نا تمام عبادتوں اور بے ترتیب ریاضتوں کی لاج ضرور رکھے گا اور ان ہی کو ہماری نجات کا وسیلہ بنا دے گا۔ ان شاء اللہ

ہم نے روزوں جیسی افضل اور پیاری عبادت بجا لانے پر آج اس کی خوشی کا دِن کیسے منانا ہے؟ اس پر چند باتیں آپ کے سامنے بہ طورِ گزارش پیش کرتے ہیں، تاکہ آج کا یہ دِن بھی ہمارے لیے بہت مبارک اور بڑی مسرت والا دِن بن جائے۔

اللہ کا شکر ادا کیجیے:

سب سے پہلے تو اللہ کریم کا شکر ادا کیجیے کہ اس نے آپ کو ان سعادت مندوں میں شامل فرمایا جن کے لیے روزِ قیامت جنت کا ایک الگ دروازہ ''باب الریان'' مخصوص ہو گا، جس سے وہ بڑے پروٹوکول کے ساتھ جنت میں جائیں گے۔ اس عظیم نعمت پر شکرانہ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

لازماً ادا کرنا چاہیے اور اس شکرانے کی بہترین صورت رب کے حضور میں سجدہ ریزی ہے۔
نبی کریم ﷺ کا بھی یہی عمل مبارک تھا۔ جیسا کہ سیدنا ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو جب فتح مکہ کی خبر ملی تو آپ نے دو رکعت نماز ادا کی۔

سنن الدارمی: 1503

اور سیدنا ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَاهُ أَمْرٌ فَسُرَّ بِهِ، فَخَرَّ لِلّٰهِ سَاجِدًا۔

''نبی ﷺ کے پاس جب کوئی ایسا معاملہ آتا (خبر آتی) جس سے آپ کو خوشی ہوتی، تو آپ اللہ کے سامنے سجدہ ریز ہو جاتے۔''

[حسن] سنن الترمذی: 1578

لہٰذا شکرانے کے دو نفل ادا کرنے کے بعد ربِ کریم سے دعا بھی کیجیے کہ مولا! ہماری رمضان کی ہر چھوٹی بڑی نیکی کو اپنی بارگاہ میں شرفِ قبولیت عطا فرما۔

ناراض احباب سے صلح کیجیے:

اگر آپ کسی دوست، ساتھی یا رِشتے دار سے ناراض ہیں تو ابھی جا کر اس سے صلح کریں اور عید کی خوشی کو دوبالا کریں۔ لازم تو یہ تھا کہ ماہِ رمضان سے پہلے ہی یہ ناراضی ختم کر لی جاتی تا کہ اس مبارک مہینے میں کی جانے والی تمام عبادتیں ربِ کریم کے دربار سے احسن انداز میں شرفِ قبولیت کا اعزاز پاتیں، لیکن اگر کسی وجہ سے آپ یہ نیک کام پہلے نہیں کر سکے تو آج کا دِن بھی اس کے لیے بہترین موقع ہے، اسے ضائع مت کیجیے، آج کے دِن ہر کوئی محبت اور مسرت کے موڈ میں ہوتا ہے، لہٰذا یقینی امر ہے کہ آپ کا ناراض بھائی ربہن صرف یہ دیکھ کر ہی اپنی ساری ناراضی بھول جائے کہ آپ چل کر اس کے گھر آ گئے ہیں۔

چنانچہ میرے بھائیو اور بہنو! نیکی اور محبت کے اس کام میں خود ہی پہل کیجیے، پہل کرنے والے کو زبانِ نبوت سے ''بہترین'' ہونے کا سرٹیفکیٹ ملا ہے۔ جیسا کہ سیدنا

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((خَیرُھُمَا الَّذِی یَبْدَأُ بِالسَّلاَمِ))

''ان دونوں میں سے بہتر وہ شخص ہے جو سلام کرنے میں پہل کرتا ہے۔''

صحیح البخاری: 6077 ۔ صحیح مسلم: 2560

لہٰذا اس انتظار میں نہ رہیں کہ پہلے دوسرا شخص آکر آپ سے معذرت کرے اور وہی صلح میں پہل کرے۔ یعنی کیا آپ یہ کہنا چاہ رہے ہیں کہ مجھے اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کی نگاہ میں بہترین شخص ثابت ہونے کی کوئی ضرورت نہیں ہے؟ یقیناً یہ شیطانی چال ہوتی ہے کہ وہ صلح کے وقت بندے کے دِل و دماغ میں انا اور تکبر پیدا کر دیتا ہے، لہٰذا ایسے موقع پر شیطان کو خوش کرنے کی بہ جائے اپنے رب کو راضی کرلیں، تاکہ آپ کو اپنے ناراض بھائی بہن کی محبت بھی حاصل ہو جائے اور اللہ تعالیٰ کی خوشنودی بھی مل جائے۔

یتیموں کے سر پر ہاتھ رکھیے:

سب سے پہلے اپنے رِشتے داروں میں اور پھر محلے داروں پر نظر دوڑائیں اور جس کسی گھر سے باپ کا سایہ اُٹھ گیا ہو اور بچے یتیم ہو گئے ہوں، ان کے پاس جائیں، ان کے لیے کھانے پینے کی چیزیں لے جائیں، اپنی استطاعت کے مطابق تحائف لے جائیں، ان کے سر پر شفقت کا ہاتھ رکھیں، ان کو حوصلہ دیں کہ ہم آپ کے سر پر موجود ہیں، ہم آپ کو کسی بھی طرح کی کمی نہیں آنے دیں گے۔ ان کے ساتھ وقت گزاریں، خوش کرنے والی باتیں کریں، محبتیں بانٹیں، پیار دیں اور اگر گنجائش ہو تو مالی تعاون بھی کریں۔ تاکہ آپ جنت میں رسولِ گرامی ﷺ کے رفیق بن سکیں۔ جیسا کہ سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

((أَنَا وَکَافِلُ الْیَتِیمِ فِی الْجَنَّةِ کَھَاتَیْنِ))

''میں اور یتیم کی کفالت کرنے والا جنت میں ان دو (انگلیوں) کی طرح
(ایک ساتھ اکٹھے) ہوں گے۔''

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

راوی کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے اپنی انگشتِ شہادت اور درمیانی انگلی کے ساتھ (اشارہ کرکے) فرمایا۔

صحیح البخاری: 6005

یعنی یتیم کے سر پر دستِ شفقت رکھنے والے کو صرف جنت ہی نہیں ملتی بلکہ رسول اللہ ﷺ کی رفاقت کا شرف بھی ملتا ہے۔کسی بھی مسلمان کے لیے اس سے بڑی اور کیا سعادت ہوسکتی ہے۔اس لیے اس خوش بختی کو اپنے نصیبے میں لکھوانے کے لیے یتیم کی کفالت کا اہتمام کرنا چاہیے۔اگر استطاعت ہوتو اسے عمدہ قیام وطعام اور لباس مہیا کرنا چاہیے لیکن اگر مالی وسعت نہ ہوتو پھر حسب توفیق جس قدر میسر ہوسکے اتنا بھی کردینے سے یقیناً یہ فضیلت حاصل ہوسکتی ہے۔

بیواؤں کی ضروریات کا خیال رکھیے:

اگر آپ کے رِشتے داروں یا محلے داروں میں سے کوئی عورت بیوہ ہے تو ایمانی رِشتہ نبھاتے ہوئے اس کے گھر اور بچوں کا حال معلوم کیجیے اور انہیں ضروریات کی اشیاء خرید دیجیے۔یہ بڑی فضیلت کا کام ہے۔سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

((اَلسَّاعِی عَلَی الأَرْمَلَةِ وَالْمِسْكِينِ كَالْمُجَاهِدِ فِی سَبِيلِ اللّٰهِ، أَوِ الْقَائِمِ اللَّيْلِ الصَّائِمِ النَّهَارِ))

’’بیوہ اور مسکین (کی خدمت) کے لیے کوشاں شخص راہِ خدا میں جہاد کرنے والے یا رات کو قیام کرنے اور دِن کو روزہ رکھنے والے کے مثل ہے۔‘‘

صحیح البخاری: 6006 ۔ صحیح مسلم: 2982

بیوہ اور مسکین کی خدمت پر ایسے عظیم اجر کی نوید ورطہ حیرت میں ڈال دیتی ہے کہ ایک طرف اپنی جان ہتھیلی پر رکھ کر تیر وتفنگ اور شمشیر وسناں کے سامنے جان کو نذرانے کے لیے پیش کردینے والا مجاہد اور اس کے ساتھ ساتھ رضائے الٰہی حاصل کرنے کے لیے سارا دِن بھوکا پیاسا رہنے والا روزے دار اور ساری رات کی نیند اور سکون کو قربان کردینے والا تہجد

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

گزار ہیں جبکہ دوسری طرف صرف بیوہ ومسکین کی خدمت کرنے والا شخص ہے، اور یہ اجرو ثواب کے لحاظ سے ان کے برابر ہے۔ سبحان اللہ! کیسی عظیم فضیلت کا حامل عمل ہے۔

غرباء ومساکین سے دِل جوئی کیجیے:

ایسے غرباء، مساکین اور مفلس لوگ جو مالی وسائل نہ ہونے کی بنا پر آپ کی طرح اچھے کپڑے جوتے نہیں پہن سکے یا ان کے گھر میں کوئی اچھا پکوان نہیں بن سکا، ایسے لوگوں کے ساتھ ہمدردی اور دِل جوئی کا اظہار کیجیے، ان کے ساتھ اپنی چیزیں شیئر کیجیے، اگر اللہ تعالیٰ نے مال دے رکھا ہے تو ان کو جوتوں کپڑوں کے لیے پیسے دیجیے، ان کی ضروریات پوچھ کر انہیں پورا کرنے کی کوشش کیجیے، اپنے کھانے پینے میں انہیں شامل کر لیجیے، جو کچھ اپنے بچوں کے لیے پکایا ہے اس میں سے کچھ حصہ ایسے لوگوں کے گھروں میں بھی بھیج دیجیے۔ یہ ایمان کا بھی تقاضا ہے کہ آپ اپنی پسندیدہ چیزیں دوسروں کو دینا بھی پسند کریں۔ جیسا کہ سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتّٰى يُحِبَّ لِأَخِيهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ))

''تم میں سے کوئی بھی تب تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک وہ اپنے (مسلمان) بھائی کے لیے وہی کچھ پسند نہ کرے جو وہ اپنے لیے پسند کرتا ہے۔''

صحیح بخاری13 ۔ صحیح مسلم: 45

لہٰذا اگر آپ نے اپنے گھر میں اپنی پسند کی کوئی ڈِش بنوائی ہے تو اس میں سے کچھ حصہ پڑوسیوں یا دوسرے غرباء ومساکین کے گھروں میں ضرور بھیجیں۔ یا آپ نے اپنے گھر اور بچوں کے لیے کوئی ایسی چیز لائے ہیں جو کسی غریب کے بچوں کی بھی ضرورت ہے تو اس کو بھی ان کے ساتھ شیئر کریں۔ یقیناً اس سے آپ کو دِلی راحت بھی نصیب ہوگی اور اللہ کے ہاں بھی محبوب وپسندیدہ ہونے کا شرف پائیں گے۔

آپ تھوڑا کرسکیں یا زیادہ؛ جس قدر بھی کسی غریب محتاج کو فائدہ پہنچا سکتے ہوں اور اس کی مدد کر سکتے ہوں، ضرور کیجیے۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

فرمایا:

((اَللّٰهُ فِي عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي عَوْنِ أَخِيهِ))

''اللہ تعالیٰ تب تک بندے کی مدد میں رہتا ہے جب تک بندہ اپنے (مسلمان) بھائی کی مدد میں رہتا ہے۔''

صحیح مسلم: 2699

یعنی آپ دوسروں کی مدد کر کے درحقیقت اللہ تعالیٰ سے اپنی مدد کا سامان کر لیتے ہیں اور یقیناً یہ بڑا نفع مند عمل ہے۔

بیماروں کی تیمارداری کیجیے:

اگر آپ کا کوئی عزیز، پڑوسی، مسلمان بھائی بیمار ہے اور مرض کی وجہ سے عید کی خوشیوں میں شریک نہیں ہو سکا تو اس کی عیادت اور ملاقات کے لیے خود اس کے گھر چلے جائیں۔ مسلمان بھائی کی عیادت کرنا بڑی فضیلت والا عمل ہے۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِذَا أَتَى رَجُلٌ أَخَاهُ يَعُودُهُ مَشَى فِي خُرَافَةِ الْجَنَّةِ حَتَّى يَجْلِسَ ، فَإِذَا جَلَسَ غَمَرَتْهُ الرَّحْمَةُ ، فَإِنْ كَانَ غُدْوَةً صَلَّى عَلَيْهِ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ حَتَّى يُمْسِيَ ، وَإِنْ كَانَ مَسَاءً صَلَّى عَلَيْهِ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ حَتَّى يُصْبِحَ))

''جب کوئی شخص اپنے (مسلمان) بھائی کی عیادت کرنے آتا ہے تو وہ (مریض کے پاس آ کر) بیٹھ جانے تک جنت کے چنیدہ پھلوں میں چلتا آتا ہے، اور جب وہ بیٹھ جاتا ہے تو رحمت اس پر سایہ فگن ہو جاتی ہے، پھر اگر وہ صبح کو (عیادت کے لیے) آیا ہو تو شام تک ستّر ہزار فرشتے اس کے حق میں دعائیں کرتے رہتے ہیں اور اگر وہ شام کو آیا ہو تو صبح تک ستّر ہزار فرشتے اس کے لیے دعائیں کرتے رہتے ہیں۔''

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

[صحیح] سنن ابن ماجه: 1442

گویا عیادت کے دو فائدے ہو جائیں گے: ایک تو خوشی کے دِن ہمارا مریض بھائی بھی خوشی میں شریک ہو جائے گا اور دوسرا اللہ کی جناب سے بیش بہا اجر بھی مل جائے گا۔

اگر استطاعت ہو تو مریض کے پاس جاتے ہوئے کچھ پھل لے جائیں، اس کے پاس بیٹھ کر مایوسی اور نا اُمیدی کی باتیں نہ کریں بلکہ اس کی ہمت بندھائیں، صبر کی تلقین کریں اور اچھی اچھی باتوں سے اس کا دِل خوش کریں، تا کہ وہ بیماری کی تکلیف کو بھول کر کچھ لمحات فرحت ومیسر کے گزار سکے۔ پھر اسے صبر کرنے اور اللہ کی رضا پر راضی رہنے کی نصیحت کیجیے، اوراس کے بعد نبی کریم ﷺ کا یہ فرمان ضرور سنائیں:

((مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُصِيبُهُ أَذًى إِلَّا حَاتَّ اللّٰهُ عَنْهُ خَطَايَاهُ، كَمَا تَحَاتُّ وَرَقُ الشَّجَرِ)).

''جس بھی مسلمان کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے، تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو اس طرح جھاڑ دیتا ہے جس طرح درخت کے پتے جھڑتے ہیں۔''

صحیح البخاری: 5647۔صحیح مسلم: 2571

فوت شدگان کے لیے دعا کیجیے:

خوشی کے اس دِن میں اپنے ان پیاروں کو بھی دعاؤں میں یاد رکھیں جو اس جہانِ فانی کو چھوڑ کر جہانِ باقی کی طرف رختِ سفر باندھ گئے ہیں۔ ان کی قبروں پر جائیں اور ان کی نجات ومغفرت کے لیے دعائیں کریں۔ یہ عمل جہاں فوت شدگان کے لیے راحت کا باعث بنتا ہے وہاں آپ کا تزکیہ وتربیت بھی ہوتی ہے۔ جیسا کہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((زُورُوا الْقُبُورَ فَإِنَّهَا تُذَكِّرُكُمُ الْآخِرَةَ))

''قبروں کی زیارت کیا کرو، کیونکہ یہ تمھیں آخرت کی یاد دِلاتی ہیں۔''

[صحیح] سنن ابن ماجه: 1569

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

اور اولاد اپنے فوت شدگان والدین کے حق میں دعا کرے تو ان کے درجات بڑھتے ہیں، جیسا کہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ لَيَرْفَعُ الدَّرَجَةَ لِلْعَبْدِ الصَّالِحِ فِي الْجَنَّةِ، فَيَقُولُ: يَا رَبِّ! أَنَّى لِي هٰذِهِ؟ فَيَقُولُ: بِاسْتِغْفَارِ وَلَدِكَ لَكَ)).

''یقیناً اللہ تعالیٰ نیک آدمی کا جنت میں ایک درجہ بلند فرما دیتا ہے تو وہ آدمی کہتا ہے: اے میرے پروردگار! یہ درجہ مجھے کیسے ملا؟ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: تیری اولاد تیرے لیے دعائیں کیا کرتی تھی، ان کی دعاؤں کی وجہ سے ملا ہے۔''

صحيح الجامع: 1617۔سلسلة الأحاديث الصحيحة: 1598

اس سلسلے میں یہ ملحوظ رہے کہ صرف عیدین کے مواقع پر ہی قبرستان نہیں جانا چاہیے بلکہ عام دنوں میں بھی اس کا اہتمام ہونا چاہیے۔ ہمارے ہاں یہ روش بن چکی ہے کہ عید پڑھنے کے بعد سیدھا قبرستان جاتے ہیں اور اس کے بعد اگلی عید تک وہاں جانا بھول ہی جاتے ہیں۔ یہ قطعاً نامناسب فعل ہے۔

نمازوں کی پابندی کیجیے:

ماہِ رمضان گزرنے کے بعد لوگ جس عمل میں سب سے زیادہ سستی کرنے لگتے ہیں وہ نماز ہے، حالانکہ یہ عام ایام میں بھی اپنی اسی اہمیت کے ساتھ واجب رہتی ہے، ایسا نہیں ہے کہ صرف ماہِ رمضان میں ہی اس کے اہتمام کی جواب دہی ہے۔ قبولِ اسلام کے بعد عبادات میں سب سے بنیادی حیثیت نماز ہی کو حاصل ہے اور نبی کریم ﷺ نے ارکانِ اسلام میں اقرارِ توحید و رسالت کے بعد دوسرے نمبر پر نماز ہی کا ذکر فرمایا ہے۔ نیز اس کی اہمیت کا اندازہ نبی کریم ﷺ کے اس فرمان سے بھی لگایا جا سکتا ہے:

((إِنَّ أَوَّلَ مَا يُحَاسَبُ النَّاسُ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ أَعْمَالِهِمُ الصَّلَاةُ))

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

”بلاشبہ روزِ قیامت لوگوں سے ان کے اعمال میں سب سے پہلے جس کا حساب لیا جائے گا وہ نماز ہوگی۔“

[صحيح] سنن أبي داود: 884

چنانچہ اگر خدانخواستہ کوئی شخص پہلے سوال کا ہی درست جواب دینے میں ناکام ہوگیا تو اس سے اگلے سوالات میں اس کا کیا حال ہوگا؟! لہٰذا ضروری ہے کہ ہم ہر روز ہی نماز کی پابندی اسی طرح جاری رکھیں جیسے ماہِ رمضان میں کرتے رہے ہیں۔

اعمالِ خیر میں دوام اپنائیے:

بندہ مومن کو عید کی حقیقی خوشی تب ہی حاصل ہوسکتی ہے کہ جن اعمالِ خیر کا اس نے رمضان المبارک میں اہتمام شروع کیا تھا انہیں اسی طرح جاری رکھے۔ انہیں ترک کرنا تو دُور کی بات، ان میں کوتاہی کرنے سے بھی اجتناب کرے۔ عمل خواہ قلیل ہی کیوں نہ ہو؛ لیکن اگر اس پر مداومت اختیار کی جائے تو وہ تھوڑا سا عمل بھی ربِ کریم کے ہاں بہت محبوب ہوجاتا ہے۔ جیسا کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((أَحَبُّ الْأَعْمَالِ إِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى أَدْوَمُهَا وَإِنْ قَلَّ)).

”اللہ کے ہاں سب سے پسندیدہ عمل وہ ہے جو ہمیشگی سے کیا جائے، خواہ وہ تھوڑا ہی ہو۔“

صحيح البخاري: 6464 - صحيح مسلم: 783

ربِ کریم سے دعا ہے کہ وہ ہمیں حقوق اللہ اور حقوق العباد کی کامل طور پر ادائیگی کا ایسا پابند بنادے کہ ہمارا ہر دِن ہی عید کا دِن بن جائے۔ آمین

خطبہ رائٹر	خطبہ حاصل کرنے کے لیے	تاثرات اور مشورہ کے لیے
حافظ فیض اللہ ناصر	03034125519	حافظ شفیق الرحمٰن زاہد (مدیر)
03214697056	03014843312	03015989211

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com